بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رافعہ عزیز(میرا دل جو تم پہ نثار ہے)صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھا ہے۔اس ناول(میرا دل جو تم پہ نثار ہے)کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے،ڈائجسٹ،سوشل میڈیا،ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ:نیو ایرا میگزین

****

فجر کو ہوئے ایک گھنٹہ گزر گیا تھا پرندوں کی چہچہانے کی آواز۔۔۔۔۔۔ آسمان پر پھیلتی روشنی۔۔۔۔۔۔ ٹھنڈی پر سکون ہوا ہر ایک چیز خدا کے جلوے دیکھا رہی تھی ننھے ہاتھوں سے اس نے اپنے اوپر سے کمبل ہٹایا اور بھاگ کر ٹیرس پر آئی کندھوں سے نیچے تک آتے بھورے سیدھے بال ہاتھ سے کان کے پیچھے کیے پھر گرل سے جھانک کر سامنے پارک میں کسی کو ڈھونڈنے لگی اچانک نظریں ایک جگہ ٹِک گئ لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئ وہ سلمہ بیگم کے کمرے کی طرف بھاگی

"دادی دادی" سلمہ بیگم نے قرآن پاک بند کیا

"کیا ہوا دادی کی جان اتنی جلدی کیوں اٹھ گئ"

"دادی اٹھیں مجھے پارک جانا ہے"

"پارک اس وقت کیوں"

"دادی اٹھیں پلیز زز۔۔۔مجھے جانا ہے" وہ ضد کرنے لگی

"اچھا چلو لیکن پہلے آؤ جیکٹ پہنتے ہیں ایسے ٹھنڈ لگ جائے گی"

سلمہ بیگم اس کا ہاتھ تھامے پارک میں آئی ایک دو لوگ ہی تھے جو ٹریک پر واک کر رہے تھے

"دادی میں ان کے پاس جاؤں" پری نے اپنی معصومیت سے بھرپور آنکھوں کو سلمہ بیگم کی طرف اٹھایا اور سامنے بینچ کی طرف اشارہ کیا

"نہیں بیٹا ایسے کسی کے پاس نہیں چلے جاتے" ان کو حیرت ہوئی پری تو کبھی کسی کے پاس نہیں جاتی تھی

"پلیز دادی وہ میری پری ہیں پلیز مجھے ان سے ملنا ہے"

"اچھا اچھا جاؤ" انہوں نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تو وہ فوراً بینچ کی طرف بھاگی بھاگنے سے اس کے بال اچھل رہے تھے سلمہ بیگم بھی مسکرا کر اس کے پیچھے چل پڑی بینچ پر بیٹھی لڑکی آنکھیں بند کیے اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس کے چہرے پر سکون تھا گلابی رنگ اس پر کھِل رہا تھا صبح کی تروتازگی میں وہ بھی کِھلا ہوا گلاب لگ رہی تھی کسی احساس کے تحت اس نے آنکھیں کھولیں تو سامنے بہت ہی پیاری مسکراتی ہوئی بچی کھڑی اسے غور سے دیکھ رہی تھی مناہل مسکرائی

"اسلام علیکم"

"وعلیکم اسلام" پریشے نے شرماتے ہوئے جواب دیا مناہل نے ہاتھ بڑھایا تو پریشے نے فوراً پکڑ لیا اور اس کے ساتھ بیٹھ گئی ہاتھ مناہل کے ہاتھوں میں ہی تھا

"آپ اکیلی آئی ہو" مناہل کے سوال پر پریشے نے نفی میں سر ہلایا اس سے پہلے وہ کوئی اور سوال کرتی پریشے بول اٹھی

"آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہو" مناہل پہلے چونکی پھر مسکرانے لگی

"میں تو آپ سے پہلے نہیں ملی پھر کیسے میں آپ کو اچھی لگنے لگی"

"میں آپ کے گھر کے پاس رہتی ہوں اور روز ٹیرس سے آپ کو دیکھتی ہوں مجھے آپ فیری لگتی ہیں اسلئے میں آپ کو پری کہتی ہوں" مناہل مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی اس کی بات سنتے ہی اس نے پریشے کو گلے لگا لیا سلمہ بیگم تھوڑے سے فاصلے پر پیچھے ہی رک گئی مناہل اور پریشے کی صرف آواز ان تک پہنچ رہی تھی ان دونوں کا منہ دوسری طرف تھا

"تھینک یو سوچ آپ کہاں رہتی ہو" پریشے نے دائیں جانب بنے گھر کی طرف اشارہ کیا

"اوہ آپ نے نیو گھر لیا ہے؟"

"جی۔۔۔ آپ میرے گھر آئیں گی میں آپ کو اپنے سارے ٹوائیز دیکھاؤ گی"

"بلکل آؤں گی پہلے آپ بتاؤ آپ کا نام کیا ہے" مناہل نے اس کی گال پر ہاتھ رکھا

"پریشے لیکن مجھے پری بلاتے ہیں سب"

New Era Magazine

"یہ تو بہت پیارا نام ہے آپ تو ہو بھی پری کی طرح میں بھی آپ کو پری بلاؤں گی

ٹھیک ہے" پریشے نے سر ہلایا

"لیکن میری پری آپ ہو"

"ہاہاہا" مناہل ہنسی پریشے بس اسے دیکھتی گئ

" آپ کتنا اچھا ہنستی ہو" مناہل کی ہنسی رکی کسی کی آواز کانوں میں گونجی (آپ کی مسکراہٹ بہت پیاری ہے)

" آپ ماما کے ساتھ آئی ہو؟"

"نہیں دادی کے ساتھ"

"کدھر ہیں آپ کی دادی؟" پریشے نے گردن موڑ کر دیکھا پھر ہاتھ سے اشارہ کیا مناہل بھی پلٹی سلمہ بیگم کو جھٹکا لگا مناہل مسکراتے ہوئے کھڑی ہوئی پریشے نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا کہ کہیں وہ چلی نا جائے کسی قیمتی چیز کی طرح اس نے اسے پکڑ کے رکھا تھا وہ دونوں سلمہ بیگم کی طرف بڑھیں جو حیرت سے مناہل کو دیکھ رہی تھیں

"اسلام علیکم آنٹی "

"وعلیکم اسلام کیسی ہو بیٹی" وہ سنبھل کر بولیں

"میں ٹھیک ہوں آنٹی آپ کیسی ہیں کیسا لگا آپ کو یہاں آکر"

"بہت اچھا لگا"

"گھر سیٹ ہو گیا آپ کا"

"جی بیٹا شکر ہے اللہ کا"

"ایک گھر چھوڑ کر ساتھ ہی میرا گھر ہے آپ آیئے گا نا"

"ضرور انشاء اللہ"

" چلیں میں چلتی ہوں بہت اچھا لگا آپ سے مل کر ماما انتظار کر رہی ہوں گی میرا"

"کون کون ہے گھر میں"

"ماما اور دعا میری کزن آپ گھر آیئے گا۔۔،میں اور دعا ڈاکٹر ہیں تو ہم دونوں تو ہاسپٹل چلے جاتے ہیں ماما اکیلی ہوتی ہیں آپ سے دوستی ہو جائے گی تو آپ دونوں کا وقت اچھا گزر جائے گا"

"ضرور میں بھی گھر میں بور ہوتی رہتی ہوں بیٹے تو صبح آفس چلے جاتے ہیں پیچھے پریشے اور میں ہی گھر میں ہوتے ہیں"

"پریشے کی ماما؟"مناہل کے پوچھنے پر پریشے نے اس کا ہاتھ اور مضبوطی سے پکڑا

"میری ممی نہیں ہیں"

"اوہ سوری"

"وہ صرف پریشے کو اس دنیا میں لائی تھی ماں کہلانے کے لائق نہیں ہے وہ چھوڑ چکی ہے وہ پری کو" سلمہ بیگم غصے سے بولیں مناہل کو یہ سن کے بہت دکھ ہوا۔۔ کیسی عورت ہو گی جو اتنی پیاری سی پری کو چھوڑ کے چلی گئ مناہل جھکی اور پری کی گال پر پیار کیا

"آج سے پہلے پری کبھی کسی کے پاس نہیں گئ تم پہلی ہو جس کے پاس یہ خود آئی ہے"

"پری مجھ سے دوستی کریں گی" مناہل نے ہاتھ بڑھایا

"جی" اس نے ہنستے ہوئے مناہل کا ہاتھ تھام لیا

"رات کو آئس کریم کھائیں گے ٹھیک ہے ابھی میں چلتی ہوں" وہ سیدھی ہوئی

"اللہ حافظ آنٹی آپ لازمی گھر آیئے گا ماما بہت خوش ہوں گی"

"ضرور بیٹا" مناہل جانے کے لیے آگے بڑھ گئ تو ان کے لب ملے "مناہل"

"پری" مناہل پلٹی سلمہ بیگم نے پریشے کو دیکھا

"آئی لو یو" مناہل مسکرائی سلمہ بیگم حیرت سے پریشے کو دیکھنے لگیں

"آئی لو یو ٹو" بول کر وہ چلی گئ

"دادی ہم بھی گھر چلیں"

"پری آپ پہلے بھی مناہل سے ملی ہو"

"نہیں لیکن میں پری کو روز دیکھتی ہوں کمرے سے۔۔۔دادی پری پیاری ہیں نا کاش یہ میری ممی ہوتی۔۔۔"اس نے سلمہ بیگم کو دیکھا" آپ رو کیوں رہی ہیں آپ کو پری اچھی نہیں لگی کیا"

"تمہاری پری بہت پیاری ہے آؤ گھر چلیں"وہ اب اسے کیا بتاتی کہ اس کی پری تو انہیں بہت پہلے سے پسند ہے۔۔۔

****

ناشتے کی خوشبو پورے گھر میں پھیلی ہوئی تھی پری ڈائنگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی بالوں سے کھیل رہی تھی کچن میں سلمہ بیگم کلثوم کے ساتھ مل کر ناشتہ بنا رہی تھیں

"یہ لو پری آپ کا ناشتہ"

"آج پرنسس اتنی جلدی کیوں اٹھ گئ"سنان اس کے سر پر پیار کرتے ہوئے بیٹھا

"بس ایسے ہی چاچو ڈیڈی کیوں نہیں آئے ابھی تک"

"آجائیں گے آپ کھانا شروع کرو"

"بھائی آجائیں ناشتہ تیار ہے"سنان نے آواز لگائی بیڈ پر لیٹا وجود درد سے تڑپ رہا تھا اس نے آہستہ سے اٹھنے کی کوشش کی درد کی تیز لہر اٹھی

"آ ااہہہ" اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ بڑھا کر دوا نکالی اور پانی کے ساتھ اندر اتاری اور دوبارہ لیٹ گیا۔۔۔

****

سمجھ جانا محبت کا اشارہ ہے

تمہیں ہم نے پکارا ہے۔۔۔۔۔

"آہہہ"

"کیا ہوا میم" نرس فوراً اس کی طرف بڑھی

"نہیں کچھ نہیں" اس نے سٹیپلر رکھ کر ٹشوں سے انگلی سے نکلتا خون صاف کیا

"میم۔۔۔۔۔

میم۔۔۔۔"

"جی" وہ چونکی

"سب کچھ ٹھیک ہے نا"

"جی بس اچانک دل عجیب ہو رہا تھا۔۔۔ آپ نے سب کو انفارم کر دیا تھا"

"جی"

"او کے میں راؤنڈ لے کر آتی ہوں"

New Era Magazine

****

نومبر کے آخری ایام چل رہے تھے رات کی سیاہی پھیلتی جا رہی تھی

"مناہل لے بھی آؤ اب" بیا لاؤنج سے ہی چیخ رہی تھی

"صبر کر لو"

"جلدی مناہل جلدی" دعا نے کشن اٹھا کر بیا کے منہ پر مارا تو بچاری کو تارے نظر آنے لگے

"خالہ دیکھ لیں آپ اب میں بھی ماروں اسے" وہ کشن اٹھا کر کھڑی ہوئی تو دعا بھاگ کر صبا بیگم کے پاس آ گئ جو مسکرا کر انہیں دیکھ رہی تھی مناہل ہاتھ میں کارنیٹو پکڑے لاؤنج میں آئی اور سب کو دی

"تم دو کھاؤ گی "

"نہیں یہ میری دوست کی ہے"

"دوست لیکن ہمیں تو مل گئ ہے"

"اونہہ تم دونوں نہیں میری نئ دوست" بیا اچھل کر کھڑی ہوئی

"ہائے اللہ تم نے نئ دوست بنالی تم اب ایسا کرو گی ہائے اللہ یہ دن دیکھنے سے پہلے میں۔۔۔"

"اففف ڈرامہ کوئین بند کرو اپنا ڈرامہ آؤ تم دونوں بھی میرے ساتھ ماما ہم بس دس منٹ میں آتے ہیں وہ جو ساتھ نئے لوگ آئے ہے نا ادھر ایک بچی ہے وہ ہے میری نئی دوست"

"ٹھیک ہے بیٹا دیہان سے جانا اور شال لے کر جاؤ تینوں ٹھنڈ ہے باہر"

"اوکے" تینوں ایک ساتھ بولی

****

وہ ایک ہاتھ دیوار پر اور دوسرا کمر پر رکھے کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا اندر ایک ایسی آگ تھی جو دن بادن اور بڑھتی جا رہی تھی غم دکھ غصہ دن بادن بڑھتا جا رہا تھا اس نے جیب میں سگریٹ نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالا تبھی کمرے کا دروازہ کھلا وہ پلٹا

"ارے بیٹا تم بستر سے کیوں اٹھے اب طبیعت کیسی ہے"

"ٹھیک ہوں ماما" وہ بیڈ پر آکر بیٹھا سلمہ بیگم نے سوپ کا پیالہ اس کے سامنے رکھا

"پری کیا کر رہی ہے"

"انتظار"

"انتظار؟؟؟ کس کا"

"اپنی پری کا"

"کیا"

"اپنی دوست کا"

"پری نے دوست بنائی کون ہے؟" وہ مسکرایا اسے خوشی ہوئی تھی

"منا۔۔۔" وہ رک گئی

"کیا ہوا"

"وہ ساتھ رہتی ہے ڈاکٹر ہے بہت پیاری بچی ہے"

"ڈاکٹر ہے؟؟"

"ہاں پری کو اچھی لگتی ہے اور پتا ہے آج پہلی بار میں نے پری کے چہرے پر اتنی پیاری مسکراہٹ اور آنکھوں میں چمک دیکھی"

"واقعی ماما"

"ہاں"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے" ڈور بل کی آواز پر وہ اٹھی

"تم سوپ پیو میں دیکھتی ہوں اور ہاں پھر دوا یاد سے کھانا"

وہ اٹھ کر باہر آئی اور پوچھا "کون ہے؟"

"آنٹی میں مناہل ساتھ والے گھر سے آئی ہوں" سلمہ بیگم نے اوپر ٹیرس کی طرف سے دیکھا تبھی پریشے اپنے کمرے سے بھاگ کر باہر آئی

"دادی پری آئی ہے نا" انہوں نے سر ہلایا

"مناہل" دعا نے آواز دی تو وہ پلٹی

"تم دونوں جاؤ میں لے کر آتی ہوں"

"جلدی آنا" مناہل نے سر ہلا کر رخ دروازے کی طرف کیا دل کی دھڑکن تیز تھی

"دل اتنا تیز کیوں دھڑک رہا ہے" اس نے لمبا سانس لیا تبھی دروازہ کھلا

"اسلام علیکم" اس نے اپنی شال سر پر آگے کی

"وعلیکم اسلام اندر آؤ"

"نہیں نہیں آنٹی آپ پری کو تھوڑی دیر کے لیے میرے ساتھ بھیج دیں گی میں سامنے پارک میں ہی ہوں دعا اور بیا بھی میرے ساتھ ہیں میں یہ آئس کریم لائی تھی پری کے لیے بس پانچ منٹ کے لیے" پری نے سلمہ بیگم کو دیکھا

"ٹھیک ہے بیٹا جاؤ"

"تھینک یو دادی" وہ مناہل کے پاس آئی تو مناہل جھکی

New Era Magazine

"پرنسس ایسے نہیں یہ اپنی کیپ پہنو باہر ٹھنڈ ہے" اس نے اَپر کی ٹوپی اس کے سر پر پہنائی سلمہ بیگم نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے مسکرائی

"بائے دادی"

"بائے" مناہل اس کا ہاتھ تھام کر آگے بڑھ گئ پھر اچانک رک کر گردن موڑی دروازہ بند تھا اس نے نظریں اٹھائی جو بھی کوئی کھڑکی پر کھڑا تھا وہ پلٹ رہا تھا وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئ

ہم خاک نشیں تو شاہ پیا..
ہمیں تیری دید کی چاہ پیاہ!!
ایک شام پلٹ کر دیکھ ہمیں
ہم بیٹھ گئے تیری راہ پیا!!

"کون آیا تھا ماما"

"تم۔۔۔ تم بیڈ سے کیوں اٹھے" ان کے گلے میں گلٹی ڈوب کر ابھری

"میں بس دیکھ رہا تھا کون تھا پری کہاں گئ ہے"

"وہ اس کی دوست آئی تھی پانچ منٹ کے لیے لے کر گئ ہے۔۔۔ تم۔۔ تم نے نہیں دیکھی"

New Era Magazine

"نہیں مجھے صحیح سے نظر نہیں آیا" سلمہ بیگم نے ہلکے سے گردن ہلا کے رخ موڑ لیا۔۔

****

ہاسپٹل یکایک لوگوں سے بھرا ہوا تھا عینک لگا کر وہ لیپ ٹاپ پر کام کر رہی تھی کاسنی رنگ کا سوٹ پہنے بال آدھے کیچر میں قید تھے اور آدھے کمر پر گر رہے تھے عینک اس پر بہت جچتی تھی ہاتھ پر سلور گھڑی پہن رکھی تھی جس سے اس نے ٹائم دیکھا پھر ٹیبل کے نیچے لگا بٹن دبایا نرس فوراً اس کے کیبن میں آئی

"عائشہ جو فائل ڈاکٹر نمرہ نے بھیجی تھی وہ دو"

"جی میم" کچھ ہی دیر میں نرس نے فائل اس کو پکڑائی

"تھینک یو" اس نے فوراً فائل کھولی اور رپورٹس دیکھنے لگی اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی اس نے سر اٹھایا

"عائشہ انہیں ابھی فوراً کال کر کے بلائیں"

"جی میم ابھی کرتی ہوں ویسے آج کا ہی ٹائم دیا تھا" وہ جانے لگی

"اچھا ایسا کرو کال کرو میں خود بات کرتی ہوں اور اگر وہ باہر ہیں تو فوراً بھیجو" اس نے لینڈ لائن آگے کیا عائشہ نے نمبر ڈائل کیا مناہل نے اسے سپیکر اون کرنے کا اشارہ کیا

اور خود اٹھ کر بک شیلف کے پاس آئی اور کچھ دیکھنے لگی لمبے کالے بال کمر پر جھول رہے تھے

"ہیلو "فون میں سے آواز ابھری مناہل کے ہاتھ سے بک چھوٹ گئ دل جیسے دھڑکنا بھول گیا گلے میں سانس اٹک سا گیا یہ آواز وہ کیسے بھول سکتی تھی یہی آواز تو ہر وقت اس کے کانوں میں گونجتی تھی اس نے سر اٹھایا اور آہستہ سے پلٹی

"سر میں Evercare ہاسپٹل سے بات کر رہی ہوں آپ کو یاد کروانا تھا کے آپ کا آج اپائنٹمنٹ ہے"

"جی۔۔۔"وہ بول رہا تھا اور سامنے کھڑی لڑکی کے گلے میں پھندا سا لگ گیا تھا

"او کے سر آپ کیبن میں آجائیں "فون بند ہو گیا آواز بند ہو گئ کمرے میں خاموشی چھا گئ ویسی ہی خاموشی جیسی اس کے دل میں چھا چکی تھی مناہل نے فوراً فائل کے باہر لکھا نام پڑھا

"معیز احمد "وہ بے یقینی سے لڑکھڑائی لبوں نے پکارا "معیز "نرس نے دروازہ کھولا لڑکا اندر آیا بلیو جینز پر ڈارک بلیو شرٹ کالے گھنے بال جو سلیقے سے بنا رکھے تھے وہ آج بھی ویسا ہی تھا وجاہت سے بھرپور لیکن اب چہرے پر پہلے جیسی چمک نہیں تھی

مسکراہٹ نہیں تھی بلکہ سنجیدگی اور درد کے اثار تھے نکھرا رنگ مرجھایا ہوا تھا مناہل بت بنے اسے دیکھتی گئ

"آپ بیٹھیں "نرس بول کر باہر نکل گئ وہ سر ہلا کر پلٹا نظر سامنے کھڑی مناہل پر پڑی مناہل کی طرح اسے بھی حیرت کا جھٹکا لگا آنکھیں بے یقینی سے پھیلی

" مناہل" دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے وقت ٹھہر سا گیا دونوں کی ڈھڑکنیں تیز ہوئی ماضی حال بن کر سامنے کھڑا تھا

"معیز تمہارا علاج ڈاکٹر مناہل کر سکتی ہیں لاہور میں ان کا ہاسپٹل ہے Evercare؛ بہترین اسپیشلیسٹ ہیں ایک دفعہ تمہیں وہاں ٹرائے کرنا چاہیے" سلیم کی آواز کانوں میں گونجی اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا مناہل نے نظریں جھکا لی سحر ٹوٹ گیا دل میں ٹیس سی اٹھی "بیٹھیں مسٹر معیز" اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ اپنی کرسی پر بیٹھی اور اس کی فائل کھولی معیز اسے یک ٹک دیکھ رہا تھا ماضی کا درد۔۔۔۔۔۔وہ زخم پھر سے ہرا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"آپ کی رپورٹس میں نے دیکھ لی ہیں آپ کی ایک کڈنی میں انفیکشن بہت پھیل گیا ہے اس سے پہلے آپ کی دوسری کیڈنی میں بھی افیکٹ ہو آپ کو سرجری کروانی ہو گی"

اس نے عینک اتار کر میز پر رکھی اور سر اٹھایا وہ اس سے نظریں نہیں ہٹا پا رہا تھا جبکہ مناہل اپنی نظریں چرا رہی تھی وہ اسے نہیں دیکھ سکتی تھی

"کھڑے کیوں ہیں بیٹھیں پلیز "معیز بیٹھ گیا

آپ کو آج ہی ایڈمٹ ہونا ہو گا انفیکشن اتنا بڑھ چکا ہے کہ اگر آپ نے سرجری نا کروائی (آواز رندھی اس نے زور سے آنکھیں بند کی معیز غور سے اس کا چہرا دیکھ رہا تھا) سو مسٹر معیز آپ جلد از جلد ایڈمٹ ہو جائیں تا کہ آپ کا علاج شروع ہو"

"ڈونر نہیں ہے ابھی"

"آپ ٹیسٹ کروائیں انشاءاللہ ڈونر بھی مل جائے گا" اس نے بٹن دبایا بل کی آواز پر عائشہ فوراً اندر آئی

"عائشہ آپ ان کے ٹیسٹ کروائیں اور رپورٹ مجھے فوراً دکھائیں ڈاکٹر علی کو بولیے گا رپورٹ ابھی چاہیے"

"او کے میم آئیں سر "معیز کھڑا ہوا

"میں آج ایڈمٹ نہیں ہو سکتا"

"ہم اور وقت ضائع نہیں کر سکتے انفیکشن آل ریڈی بہت پھیل چکا ہے"

"مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے"

"اوکے آپ کل آجائیں" آنکھیں لال ہو رہی تھی وہ بول کر فوراً اٹھ کر شیلف کے سامنے کھڑی ہو گئی اور ادھر ادھر ہاتھ مار کر کچھ ڈھونڈنے لگی

"میں کل انفارم کر دو گا"

"ٹھیک ہے آپ ٹیسٹ کروالیں" وہ باہر نکل گیا

"عائشہ "

"جی میم" وہ رک گئ

"میرے کیبن میں کوئی نہیں آنا چاہیے" ضبط ٹوٹ رہا تھا

"میم آپ ٹھیک ہیں"

"ہاں تم جاؤ اور کسی کو مت بھیجنا ڈاکٹر علی کو بولنا جلد از جلد ڈونر ڈھونڈیں جتنے پیسے لگتے ہیں لگائیں شہر کے جس کونے سے ڈونر لانا ہے لائیں کل تک مجھے ہر حال میں ڈونر چاہیے اب جاؤ"

"جی میم" وہ باہر چلی گئ تو مناہل نے دونوں ہاتھ گلے پر رکھے سردی کے موسم میں بھی اس کا پورا وجود پسینہ سے بھیگ گیا تھا لڑیوں کی صورت میں آنسوں گال پر بہنے لگے اس نے آنکھیں بند کر کے سانس لیا ایسا لگ رہا تھا جیسے سانس رکتا جا رہا ہے نظریں میز پر پڑی فائل پر گئ اس نے ایک جھٹکے سے میز پر رکھی ساری فائلز گرا دی

New Era Magazine

""نہیں ں ں س تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا معیز۔۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی" اس نے بے دردی سے گال صاف کیے لیپ ٹاپ بند کیا معیز کی فائل اٹھائی اور اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکل گئ وہ تیز تیز قدموں سے چلتی گاڑی تک آئی اور سب سامان گاڑی میں پھینک کر ریش ڈرائیوانگ کرتی گھر پہنچی

....

(جاری ہے۔)

نوٹ

میرا دل جو تم پہ نثار ہے از رافعہ عزیز پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو اگر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ (نیو ایرا میگزین)

New Era Magazine